Dr. Waseem Ahmad Siddiqi
10/8th Road North
Ahmadi 61008
Kuwait
wsiddiqi@kockw.com

دودھ والا

جناب عالی بہت سے اہل قلم حضرات نے بادشاہوں، شہزادوں، شہزادیوں سپہ سالاروں، پریوں بھوت چڑیل نیتاؤں۔ یا شعرایا ادبا یا خود اپنے اوپر لکھا ہوگا لیکن کسی نے دودھ والے پر نہ لکھا ہوگا اُنہیں بڑے آدمیوں پر لکھنے سے فرصت ملے تو وہ دودھ والے پر لکھیں۔ اب آپ لوگ سوچنے لگے ہوں گے کہ یہ اتنے بڑے دودھ والے کے ہمدرد کہاں سے پیدا ہوگئے۔ جناب دودھ والے کا ہمدرد بھلا کون ہوگا میں خود ہی ایک دودھ والا ہوں۔ اور جب میں نے سمجھ لیا کہ کوئی بھی قلم میرے دکھ درد کو بیان نہیں کرے گا۔ تو میں نے خود شرفاء کی زبان میں اپنی سرگزشت لکھنے کی کوشش کی ہے۔

اب آپ سنئے میری داستان غم۔ سب سے زیادہ شکایت مجھے ساری دنیا سے ہے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو مجھے ایماندار سمجھے۔ ہر شخص مجھے بے ایمان سمجھنے پر تلا ہوا ہے۔ اِس طرح کے فقرے سنتے سنتے تو میرے کان پک گئے ہیں کہ ارے بھائی دودھ والے سچ بتاؤ دودھ میں پانی ملاتے ہو یا پانی میں دودھ۔ یہ لوگ جیسے پانی کی اہمیت کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں کہ پانی انسان کی زندگی کے لئے کتنا ضروری ہے۔ ایک صاحب نے تو حد کردی کہنے لگے دیکھو دودھ والے ہمارے یہاں امریکہ سے کچھ رشتہ دار آئے ہوئے ہیں وہ ذرا سے جراثیم بھی برداشت نہیں کر پاتے۔ اس لئے تم دودھ میں پانی جتنا بھی ملاؤ لیکن خدا کے لئے دودھ میں صاف پانی ملاؤ۔ اب انہیں

کون بتائے کہ دیہات میں صاف پانی بڑی مشکل سے ملتا ہے ویسے تالاب کا پانی کیا صاف نہیں ہوتا۔

ایک تو ہم دودھ والوں کے ساتھ ترازو اور باٹ کا کوئی چکّر نہیں ہوتا۔ ہم لوگوں کی ناپ ہوتی ہے اور اُسے بھر کر دینا ہی پڑتا ہے۔ ترازو سے تولنے والے کتنے فائدہ میں رہتے ہیں۔ اب مشکل یہ ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملاؤں۔ ناپ پوری بھر کر دوں اور اُوپر سے تھوڑا سا گھلوا یعنی (فالتو دودھ) بھی ڈالو۔ بہت سے لوگ تو دودھ تو لیتے ہیں پاؤ بھر اور اتنا ہی گھلوا لینے کے چکر میں رہتے ہیں۔

ایک بار کیا ہوا کہ ایک صاحب کو دودھ دے رہا تھا، غلطی سے پورا دودھ انڈیل نہیں پایا اور تھوڑا سا دودھ پنہ میں رہ گیا۔ ارے صاحب لگے غصہ کرنے کہ دودھ والے تم واقعی میں بے ایمان ہو۔ چلو پانی ملاتے ہو کوئی بات نہیں اب تو دودھ میں بھی ڈنڈی مارنے لگے ہو۔ اب کچھ نہیں تو تم نے سو گرام دودھ پنہ میں بچالیا۔ ارے میاں اللہ کے یہاں نہیں جانا ہے۔ اب اُن سے کون کہتا ہے کہ اللہ کے یہاں صرف مجھے ہی جانا ہے وہ تو ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور ہاں ایک دن تو وہ ہم سے خود ہی کہہ رہے تھے کہ پچھلی بار جب وہ دوبئی سے آئے تھے تو ٹرانسسٹر میں چار گھڑیاں چھپا کر لائے تھے یہ جیسے بہت ایمانداری کا کام ہے۔ اب جناب اُن صاحب کا یہ حال ہے کہ دودھ لیتے وقت جب تک ہم اپنے پنے کو ۹۰ ڈگری پر جھکا نہیں لیتے اُنہیں چین نہیں آتا اور اُس کے بعد بھی پنے کو جھانک کر دیکھتے ہیں اُن کا بس نہیں چلتا کہ ایک آدھ بوند جو پنے میں رہ گئی ہے جھٹک کر اُسے بھی گرالیں۔

ایسے بھانت بھانت کے لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے کہ کبھی کبھی تو جی چاہتا ہے کہ دودھ کے سارے ڈبے ندی میں پھینک کر کسی بھینس پر بیٹھ کر جنگل میں نکل جاؤں۔ کم از کم ایسے لوگوں سے واسطہ تو نہ پڑے گا۔

ایک صاحبہ کا واقعہ سنئے۔ جب بھی اُن کے دروازے پر دودھ دینے جاتا ہوں ن کے ساتھ ساتھ ایک بلی بھی وارد ہوتی ہے پہلے تو خوب اچھی طرح گھلوا سمیت

دودھ لیتی ہیں اوراس کے بعد کہتی ہیں ارے دودھ والے یہ بلّی کی دودھ کی کٹوری ہے ذرابلّی کے لئے اِس میں دودھ بھر دو۔ دیکھو یہ بلّی تم کو کتنا چاہتی ہے۔ تمہیں دیکھتے ہی باہر آجاتی ہے اَب اُن سے کون کہے کہ بیگم صاحبہ بلّی ہمیں چاہتی ہے یا ہمارے دودھ کو۔ اور دوسری بات یہ کہ کٹوری نہیں کٹورا ہے۔ اور اگر اُسی طرح سے کٹورے میں دودھ بھرتے رہے تو ایک دن ضرور کٹورا تھامنے کی نوبت آجائے گی۔

ایک دادا اصفت صاحب اور ہیں ہر وقت ہیکڑی جمائے رہتے ہیں دودھ والے اگر تم پانی ملانے سے باز نہیں آئے تو جیل کرادوں گا تمہیں معلوم نہیں کہ چورا ہے والے تھانے کا داروغہ ہمارا کلاس فیلو تھا۔ دودھ والے ہمارا بھانجہ دودھ کی جانچ کا انسپکٹر ہے۔ کسی دن بھی تمہارے دودھ کا نمونہ لے جائے گا اور جانچ کر بتادے گا کہ کتنا پانی ملا ہوا ہے اور کتنا سنگھاڑے کا آٹا۔ تمہیں شرطیہ جیل ہو جائے گی۔ اَب اُنہیں کون بتائے کہ خواہ مخواہ جیل ہو جائے گی۔ اُن کا بھانجہ ہر مہینہ ہر ایک دودھ والے سے دس دس روپیہ کس بات کے لے جاتا ہے۔

بڑے بڑے چائے پینے والے سے تو میں اور پریشان رہتا ہوں اکثر شکایت کرتے رہتے ہیں کہ دودھ والے چلو پانی ملاتے ہو کوئی بات نہیں لیکن دودھ میں اور کیا کیا چیزیں ملاتے ہو۔ چائے کا عجب مزہ ہے۔ یہ لوگ بلاوجہ دودھ والے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ کیا چائے کی پتی گڑبڑ نہیں ہوسکتی ہے۔

ایک صاحبہ ہیں جب دیکھئے شکایت کرتی رہتی ہیں کہ دودھ اچھا نہیں ہے۔ اس میں بالائی کی تہہ نہیں جمتی۔ یہ نہیں دیکھتی ہیں کہ اُن کی شریف اولاد بھلا بالائی کو کب چھوڑتی ہوگی جو اُن صاحبہ کو موقع مل سکے کہ بالائی کی تہہ اتار سکیں۔

ایک دبلے پتلے صاحب ہیں' سینک سلائی پھونک مارو اُڑ جائے۔ سنیئے ذرا اُن کی باتیں۔ کہتے کیا ہیں دیکھو دودھ والے میں صبح تڑکے اٹھ کر ورزش کرتا ہوں اُس کے فوراً بعد دودھ پیتا ہوں اور تم ہو کہ دیر میں دودھ لاتے ہو۔ ایک بار مشورہ دیا کہ رات میں دودھ لے کر رکھ لیا کریں تا کہ صبح تڑکے دودھ پی سکیں تو فرماتے ہیں کہ

اُنہیں صحت کا بہت خیال ہے اور اُنہیں تازہ ہی دودھ چاہیے وہ رات کا باسی دودھ نہیں پی سکتے۔ اُن کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ میں اُنہیں اتنی صبح دودھ کیسے دے سکتا ہوں۔ کوئی اُن کے پڑوس میں رہتا ہوں۔ دوسرے گاؤں سے آتا ہوں وہ بھی دودھیا ٹرین سے بیٹھ کر۔ دودھیا ٹرین تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے۔ وہی ٹرین جو سرکار نے دودھ والوں کی سہولت کے لیے علی گڑھ سے دہلی تک چلائی لیکن جناب شریف لوگ اُس پر بھی نہیں مانتے اور اُس ٹرین میں سفر کرنے سے باز نہیں آتے۔ اور حد تو یہ ہے کہ وہ سیٹ پر بھی بیٹھ جاتے ہیں اب جناب وہ سیٹ پر بیٹھ جائیں گے تو ہم پیر پھیلا کر کیسے لیٹ سکیں گے اور بقیہ سیٹوں پر دودھ کے ڈبہ کیسے رکھ سکیں گے اب اگر ہم انہیں ہاتھ سے گھسیٹ کر اُٹھا دیں یا ان کی ٹانگ پر اپنا دودھ کا ڈبا پٹخ دیں تو دنیا بھر میں بدنام کرتے پھرتے ہیں کہ دودھ والے بڑے بدتمیز ہوتے ہیں۔ دودھیا ٹرین میں تو بیٹھنا ہی نہیں چاہیے اور اِس پر بھی کوئی نہ کوئی شریف آدمی دودھیا ٹرین میں نظر ہی آجاتا ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ آخر کہاں تک ہم بے چارے دودھ والے، لوگوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر سیٹ سے اتارتے رہیں۔ آخر ہم لوگ بھی انسان ہیں کیا ہم لوگوں کے ہاتھ نہیں تھک سکتے۔

ایک بار کا واقعہ ہے ایک محلّہ میں ہم دودھ دینے جاتے تھے۔ وہاں ایک مشہور غنڈہ بھی رہتا تھا۔ اُس پر کئی قتل کے مقدمہ بھی چل رہے تھے سب ہی لوگ اُس سے پریشان رہتے تھے کئی بار تو وہ مجھ سے بھی زبردستی دودھ لے کر پی گیا ایک دن کیا دیکھتا ہوں وہ ہماری دودھیا ٹرین میں بیٹھا ہوا ہے میں تو آپ کو صاف صاف بتاؤں کہ میں اُس کو دیکھ کر ڈر گیا اور اُس طرف گیا ہی نہیں جدھر وہ بیٹھا تھا لیکن تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے ہیں کہ تڑاپڑ تڑاپڑ کی آوازیں آرہی ہیں جھانک کر دیکھا تو پتا چلا کہ میرے ہی چیلے چاپڑ اس کی پٹائی لگا رہے ہیں پتہ چلا کہ اُسے سیٹ پر سے اٹھنے کا حکم دیا گیا تھا اور وہ بیٹھا رہا۔ اور اس کے بعد وہ سارے راستے کھڑا رہا۔ ویسے میں اب آپ کو بتاؤں کہ میں نے اب اس کے محلے میں دودھ دینا چھوڑ دیا ہے۔ معاف کیجئے گا میں کچھ اور

کہہ رہا تھا۔ بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ بات اُس سینک سلائی کی ہو رہی تھی جو صبح صبح کسرت کرنے کے بعد تازہ دودھ پیتے تھے۔ اب آپ ہی بتایئے کہ سفر کی ان دقتوں کے بعد بھلا کوئی اتنی صبح کس کے گھر دودھ دینے کے لئے جا سکتا ہے۔

اجی جناب اکثر میں لوگوں کے مذاق کا اتنا نشانہ بنتا ہوں کہ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ مزاح کو تو رکھوں طاق پر اور براماں جاؤں۔ ایک بار ایک بیگم صاحبہ بولیں، دیکھ دودھ والے کل سے دودھ ایک کلو کے بجائے دو کلو آئے گا اب کل سے ہم پپو کو بھینس کا ہی دودھ پلائیں گے۔ تو سنئے صاحب۔ اندر سے اُن کے شوہر صاحب کیا آواز لگاتے ہیں۔ ارے بلا وجہ دودھ بڑھا رہی ہے کیا فائدہ ہوگا یہ اتنا ہی پانی ملا دے گا غصہ تو بہت آیا لیکن کیا کرتا، مسکرا کر چپ رہا۔ چلئے مان لیا پانی ملاتے ہیں لیکن اب اتنا بھی نہیں۔ ایک تو ہم دودھ والوں کی مستعدی کا یہ حال ہے کہ دودھ کا ناغہ نہیں کرتے۔ چاہے آندھی طوفان آئے تب بھی۔

ایک دن بڑی زور شور کی بارش ہو رہی تھی اور اُس میں بھی جو ایک گھر میں دودھ دینے پہنچا تو اُن کا لڑکا کیا کہتا ہے ارے دودھ والے تم بہت سیدھے ہو اتنی تیز بارش ہو رہی ہے اِس میں بھی تم اپنے دودھ کے ڈبے بند کئے ہوئے ہو۔ ارے ایسے میں تو ڈبہ کھلا رکھتے ہیں۔ مجھے صاحب بڑا برُا لگا اب میں اتنا سیدھا بھی نہیں۔ دودھ کا ڈبہ بارش میں بند کرنا میں عام طور سے بھول جاتا ہوں۔ ہاں جب میں ان کے گھر کا پھاٹک کھول کر داخل ہو رہا تھا تو مجھے یاد آ گیا تھا کہ دودھ کا ڈبہ کھلا ہے ظاہر ہے پھر کھلا تھوڑے رہتا اور وہ صاحب ہیں زبردستی سیدھا سمجھنے پر مصر ہیں۔ اجی جناب آج کے زمانے میں لوگ کچھ سمجھ لیں بس سیدھا نہ سمجھیں۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ لوگ میری داستان پڑھتے پڑھتے بور ہو رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ یہ دودھ والا تو شکایتوں کا دفتر کھول کر بیٹھ گیا۔ نہیں ہم اپنے گاہکوں کو اپنا دشمن تو سمجھتے نہیں اور یہ بھی نہیں کہ ہم ایک وکیل کی طرح اُن کی ہر ایک بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا نہیں ہے۔ اُن لوگوں کی ایک شکایت

سے میں پورا متفق ہوں وہ یہ کہ میں دودھ اکثر دیر میں دیتا ہوں مطلب یہ کہ کسی گھر میں دودھ دینے پہنچا تو پتہ چلا کہ صاحب بغیر چائے کے دفتر چلے گئے یا بچے بغیر دودھ پیے اسکول چلے گئے۔ اب جب میں دیر میں دودھ دینے کی وجہ بتاؤں تو پھر یہی حضرات ذمہ دار ثابت ہوں گے لیکن جو بات ہے وہ کہی جائے گی اب وجہ سنئے ایک گھر میں پہنچا دودھ دینے۔ آواز لگائی دودھ لے لو اور کھڑا ہو گیا۔ بڑی دیر تک کوئی دودھ ہی لینے نہیں آیا۔ پھر ذرا زور سے آواز لگائی دودھ لے لو تو اندر سے کیا مختلف آوازیں آرہی ہیں۔ ذرا غور سے سنئے۔ ارے گڈو باہر دودھ والا اتنی دیر سے کھڑا ہے ذرا دودھ لے لو میں شیو کر رہا ہوں۔ پپی سے کہیے وہ دودھ لے لے۔ میں دودھ نہیں لے سکتی استری کر رہی ہوں مجھے اسکول کی دیر ہو رہی ہے۔

ارے ذرا آپ ہی کیوں نہیں دودھ لے لیتے ہیں کون سا کام کر رہے ہیں اخبار ہی تو پڑھ رہے ہیں دیکھ نہیں رہے ہیں گیس ختم ہوگئی ہے اور کمبخت اسٹوو جل نہیں رہا ہے۔ میں کیا کیا کروں ایک دودھ بھی کوئی نہیں لے سکتا کسی دن بیمار پڑ گئی تو پتہ چلے گا سب کو۔ کام کیسے ہوتا ہے ایک سے ایک کاہل جمع ہو گئے ہیں اِس گھر میں۔ ہل کر کوئی کام ہی نہیں کرنا چاہتا ہے۔

ارے۔ بابا چلا کیوں رہے ہو۔ ایک اخبار پڑھنا مصیبت کر دیا ہے۔ اے گڈو اُلو کے پٹھے دودھ کیوں نہیں لیتا ہے۔

جی لے تو رہا ہوں۔ اب صاحب گڈو پتیلی لئے دندناتے چلے آرہے ہیں اور بڑبڑا مجھ پر رہے ہیں کہ آجاتے ہیں صبح صبح۔ جیسے کہ میں صبح صبح دودھ نہیں دینے بلکہ بھیک مانگنے آگیا ہوں۔

اب صاحب اتنی دیر کھڑا رہنے کے بعد جب میں دوسرے گھر دودھ دینے پہنچا اور آواز لگائی دودھ لے لو۔ اندر سے بیگم صاحبہ کی چلانے کی آواز آئی۔ ارے شربتی تو نے اب تک دودھ کی پتیلی نہیں مانجھی۔ دیکھو دودھ والا آگیا۔ تو شربتی کیا بولی مانج تو رہی ہوں بیگم صاحبہ یہ دودھ والا تو ہر دم ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے اور جناب

شربتی پورے پندرہ منٹ کے بعد پتیلی لے کر نمودار ہوئیں۔ اب آپ سے کیا چھپائیں صاحب کہ شربتی کو دیکھ کر ویسے ہی غصہ ایک دم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے ورنہ کوئی اور ہوتا تو دو چار تو سناتا ہی اُسے۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے جب لوگ اتنی دیر دیر میں دودھ لینے لگیں گے تو پھر باقی گھروں میں لامحالہ دیر میں دودھ پہنچے گا۔ اب آپ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ اس میں میرا کتنا قصور ہے۔ چلئے شکایتوں کا دفتر اب ختم۔ اب آپ لوگ ایک ایک پیالی چائے ہی پی لیں گرم دودھ ڈال کر۔

OOO